یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED. L. No. 352

اہلحدیث

جلد ... نمبر ...

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عسہ
والیان ریاست سے ۰ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۰ ۔۔۔
غیر ممالک سے ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ
اندیا والوں سے ۰ ۔۔۔

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔

یوم جمعہ مبارک ۔ مورخہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۸ مارچ ۱۹۰۷ء

کرشن جی قادیانی اور پنڈت گردھاری لال منجم لاہوری

آج ہم ان دو نامور منجموں کی خبر رسانی کا مقابلہ ذرہ تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہو سکیگی۔ اس خیال خام کا دفعیہ بھی کافی ہو جائیگا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی نجومی سمجھکر اون کے الہاموں کو الہام الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنون الصدق مانا کرتے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب کو نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں۔ ناظرین ذرا تفصیل سے سنیں۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گردھاری لال جی لاہوری نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں:۔

اس ماہ کی ۱۴ ۔ ۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۷ ۔ ۱۸ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش اور ۲۷ ۔ ۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار میں نہیں لیا اُن دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ یعنی ۱۷ ۔ ۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی نہ ابر محیط ہوگا حالانکہ ۱۷ ۔ ۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی ۱۹ کو بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا جو خراش خوردہ نہ ہوا ہو۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ کو آسمان بالکل صاف رہا۔ اور دھوپ خوب چمک کر لگی جس سے زبان قرآنی صاف ثابت ہوگیا۔ کہ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو کھلم کھلا پبلک میں شائع کر دیتے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کو انگشت نمائی کا موقع مل سکے۔ پھر مزید قابل داد یہ بات ہے کہ اس پیشگوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی۔ مگر ہمارے کرشن جی کہتے تو سب کچھ ہیں۔ مگر ہوتا کچھ بھی نہیں۔ ایک تو آپکے الہامات ہی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں کسی اُستاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ahmadimuslim.de

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے۔ اس لئے جو بات ہے گول ہے۔ جو ادا ہے نرالی ہے ؎

بلا سے کوئی ادا اُن کی بد نما ہو جائے
کسی طرح سے ٹوٹ جائے ولولہ دل کا

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک بڑا زبردست الہام پیش کرتے ہیں جسکو وہ بارہا اپنے لئے سند لایا کرتے ہیں۔

آپ کا ایک الہام ہے:۔ شاتان تذبحان یعنے دو بکریاں ذبح ہونگی۔ ایک زمانہ تہا جب آپ کے ذہنی خسر یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جس کے ساتھ آپکا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز بہی سکتے ہیں کہ ؎

جُدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جُدا
ہے اپنا اپنا مقدر جُدا نصیب جُدا

یعنی مرزا احمد بیگ مرحوم جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس الہام کے معنی اور تفسیر اور تشریح خود دیگئی کہ:۔

"دو بکریاں ذبح کیجائینگی۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اوسکا داماد ہے" (ص۵۹) (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہونگے کہ کرشن جی اپنی دو بکریاں یعنی اپنے دو کابلی مرید ونپر بہی لگاتے ہیں جو (بقول اُن کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے ص۶۷ پر لکہتے ہیں:۔

"ذکر اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اُس پیشگوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنے وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم اور میاں عبدالرحمن مرحوم کی شہادت کی نسبت ہے۔ اور وہ پیشگوئی جو میری محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچسو دس ۵۱۰ اور صفحہ پانچسو گیارہ ۵۱۱ میں یہ پیشگوئیاں ہیں:۔ والن لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس شاتان تذبحان"

اس پیشگوئی کے متعلق آپنے اسی کتاب کے ص۷۰ پر یوں لکہا ہے:۔ کہ "یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد عبدالرحمن

کے بارے میں ہے"۔

سوچ ملا درست در مسے کہ یکف چراغ دارد۔ حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجہ سکتا ہے جبکہ خود بدولت کو بھی ان کی سمجہ نہیں اگر ہے تو دانستہ اپنے دام اعتقادہ حمقا کی آنکہوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے ان بکریوں کو ذبح دیکھا تہا۔ تو اس وقت ان کے درموں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دیکر سبکدوش ہو گئے تھے۔ مگر تمہیں کیا معلوم تہا۔ کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو ایسی گراں بہا پڑینگی کہ یہ درم تمہارے دُم پوئے ردی ہو جائینگے اور تم کو اسکی قیمت میں اور دو ڈبل دینے ہونگے۔ ابہی کیا معلوم آئندہ کو کہانتک نوبت پہنچے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ✦ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

لطیفہ:۔ یہ کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اوسکا داماد آپ کی مخالف ہیں۔ مگر دوسری دو بکریاں آپکی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہو کیوں نہ ہو ؎

لطف پر لطف ہے الہامیں پیر یار کے یار
ہائے حطی سے گرج لکہتا ہے معذرت ہمار

کرشن پنتہیو! بتلا سکتے ہو۔ کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچہ زیادہ وقعت رکہتا ہے؟ ؎

اگر اب بہی نہ تم مانو تو پہر تم سے خدا سمجہے

مفقود الخبر { کے متعلق سراج الاخبار وغیرہ کا جواب اس ہفتہ بہی ملتوی رہا۔ آئندہ انشاءاللہ۔

اہل فقہ کے ایک مفتی صاحب

اہل فقہ چونکہ مقلد ہیں اس لئے جہاں غیر دینی امور میں تقلید کو واجب جانتا ہے۔ رسمی امور میں بہی اہلحدیث کی ہر بات میں تقلید کرتا ہے۔ چنانچہ آپنے بہی اہلحدیث کی طرف دیکہکر فتووں کا مضمون رکہا ہے۔ سارو ہی فتووں میں ایک فتوی خاص قابل ذکر ہے۔ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ فتوی ایمانیات سے متعلق ہے آپ کے ایک مفتی صاحب لکہتے ہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں

پیشگوئی مصلح موعود …

ahmadimuslim.de

(۱) زید کہتا ہے کہ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم (مشہور درود تاج کے الفاظ) پڑھنے سے آدمی مشرک و کافر ہو جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں۔ جو ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے آیا زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔ اور اگر غلط ہے تو مذکورہ بالا الفاظ کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع؟

الجواب وھو الموفق للصواب :۔ حضور انور سید المرسلین شفیع المذنبین۔ رحمۃ للعالمین سیدنا وشفیعنا ونبینا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء وغیرہ کہنا (معاذ اللہ) ہرگز کفر و شرک وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ زید کا یہ کہنا کہ جو شخص ایسا کہے یا ان الفاظ کو پڑھے وہ مشرک و کافر ہو جاتا ہے۔ ”سراسر ظلم اور تشدد بیجا ہے“۔ بھلا اس میں شرک و کفر کی کونسی وجہ ہے؟ حضور پر نور (روحی فداہ) کی وہ شان ہے کہ خود خدا عزوجل اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ پس حضور کا توسل حضور کی یاد بلکہ صرف حضور کا نام نامی باعث دفع بلا و دفع وبا و قحط اور دفع مرض و الم ہے جیسا کہ اہل دانش و بینش اور اصحاب بصیرت پر روشن و ظاہر و باہر ہے۔

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایسے الفاظ کے استعمال کرنے کو شرک و کفر کہدیتے ہیں۔ انکا منشا غلط یہ ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ اور مجاز و استعارہ وغیرہ کی طرف مطلقاً دھیان نہیں کرتے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایسے الفاظ اور ایسے تخاطبات در اصل بطور مجاز ہوتے ہیں یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذات اور مستقلاً بلا و وبا اور مرض و الم کے دافع اور دور کرنیوالے ہیں۔ نہیں نہیں۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہتے ہیں وہ یہ نسبت مجازاً و استعارۃً کرتے ہیں انکا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ذریعہ و وسیلہ ہیں حضور کی ذات بابرکات رحمۃ للعالمین ہے حضور کے ذریعہ و طفیل اور برکت سے دافع البلاء و وباء وغیرہ ہوگا۔ اور حضور باعث دفع بلاء و قحط و الم ہیں اب اسمیں کس طرح اور کونسا شرک و کفر لازم آیا؟؟

دیکھو طب کی کتابوں میں تمام جدوار خطائی وغیرہ کو دافع وباء لکھا ہے۔

(اور یہ کہ فلاں فلاں امر میں نافع اور فلاں فلاں امر میں مضر اور مفسد ہے) افسوس ایسا تو کفر و شرک نہ ہو بلکہ درست اور صحیح ہو اور اسپر اعتراض نہ کیا جائے مگر حضور سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء کہنا شرک و کفر ہو جاوے۔

زید کو اگر ایسا ہی کچھ احتیاط و خیال تھا۔ تو وہ غایت ما فی الباب یہ کہتا کہ ”احتیاط اولی ہے“ اگر وہ اتنا ہی کہتا تو اس پر دارو گیر نہ کی جاتی مگر اتنی دلیری اور ایسی بیباکی کو راہ دینا اور معاذ اللہ حرام و شرک و کفر کہدینا بڑا ظلم اور بڑی بے انصافی اور تشدد ہے۔

اب سائل کا یہ پوچھنا کہ اس کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع۔ پس مذکورہ بالا تقریر سے ثابت ہوا۔ کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں اور بزرگان کرام اور مشائخ عظام اکثر اسکا ورد فرماتے ہیں (واللہ اعلم بالصواب)

جواب :۔ ناظرین بغور دیکھیں کہ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوی پر کوئی آیت یا حدیث بھی لکھی ہے؟ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے لئے گو آیت حدیث کی حاجت نہ جانیں۔ مگر اتنا جاننا تو ان کا فرض ہے۔ کہ جن لوگوں کے مقابلہ پر یہ تحریریں کرتے ہیں ان کا مذہب تو یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال ست و نہ قال الرسول • فضل بود فضل بخوان اے فضول

وہ تو بلند آواز سے یہ کہا کرتے ہیں کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

ان کی تو پکار یہی ہے۔ کہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار • مت دیکھ کسی کا قول و کردار

وہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ ؎

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے • یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

اس لئے ایسے لوگوں کے سامنے بغیر قرآن و حدیث صحیح کے باتیں کرنا بیفائدہ منہ چڑانا ہے۔

ہاں یاد آیا۔ کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو عموماً ہمارے بھائی غلطی سے ہر ایک شرکیہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں۔ یعنے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ

”حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے“

ملل ثلاثہ :۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کرکے قرآن شریف کی فضیلت اور حقانیت ثابت کی گئی ہے قیمت معہ محصول ڈاک عمہ

" اتنے مضمون میں تو کسی بات [illegible] انکار نہیں مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے نحوی قاعدہ [illegible] مفعول لہ ہے جسکی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ [illegible] ہے۔ جیسے ضرب زید عمرًا تادیبا یعنی زید نے عمر کو ادب [illegible] کیلئے مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے۔ [illegible] اسی لئے نحو کے ایک امام فراء مفعول لہ کو مفعول مطلق [illegible]

پس آیت [illegible] کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اسلئے بھیجا ہے [illegible] یعنی جو لوگ تیری بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل [illegible] چنانچہ آٹھویں پارہ کے [illegible] فرمایا ہے۔

هٰذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔ یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرنا تم پر رحم ہو گا۔

پس آیت موصوفہ سے [illegible] حضور نبوی کا ارسال یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ جہاں دونوں معنے [illegible] وہ منطق کے مغز عہدہ سے کے لائق نہیں ۔

خیر یہ بحث تو آیت کی تفسیر کے متعلق تھی اب سنئے اپنا اصل جواب غنیمت ہے۔ کہ آپ خود ہی مانتے ہیں کہ "ایسے تخاطبات بطور مجاز ہوتے ہیں " جنکے صاف اور صحیح معنے یہ ہیں۔ کہ اگر قائل کے خیال میں حضور نبوی حقیقۃ دافع بلا ہیں تو بیشک کفر ہے۔ مگر [illegible] دافع بلا کے یہ معنے ہیں کہ فعل کا فاعل اُن کو سمجھا جاوے خواہ قدرت اُن میں ذاتی تصور ہو یا وہبی۔ ورنہ ہی سمجھنے سے اُن کی حقیقت میں فرق نہ آئیگا۔ پس آئیے اب ہم آپکو ان کے الفاظ سنا دیں جو یہ لوگ (جن کی آپ لوگ حمایت کرکے خالص توحید اور سنت سید پرانے نہیں دیتے) بوقت ضرورت کیا کرتے ہیں۔ ایک بڑا معتبر شعر ہے جو عام طور پر کہا جاتا ہے شاید مفتی صاحب بھی کہتے ہونگے ؎

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ✤ مالعجزی سواک مستند

یعنی اے اللہ کے حبیب میری دستگیری کیجئے آپ کے سوا اس عاجزی میں میرا پشت پناہ کوئی نہیں ۔

کہئے! یہ بھی مجازی ہے؟ فریاد کرتا ہے حاجت مانگتا ہے اپنا اعتقاد ہی تمام کی نفی کرتا ہے۔ اور صرف حضور نبوی کو اپنا پشت پناہ بتلاتا ہے۔ یہ بھی کہنے کو قرآن پر ایمان رکھتا ہے سچ ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر	جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر	کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں	اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں	شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اور سنئے! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال آیا کہ حضور ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں۔ تو آپنے اس کا کچھ جواب دیا تھا یا نہیں۔ یاد نہ ہو تو سنئیے حضور نے وہی درود سکھایا تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے تو بحکم لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (ایمانداروں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک نمونہ ہیں) درود مذکور ہی پڑھنا چاہئے کہ اور کوئی اختراعی۔ میں حیران ہوں کہ جو الفاظ حضور نبوت کے حق میں صحابہ کرام نے استعمال نہیں کئے۔ اُن الفاظ کے استعمال کرنیکا کس کو حق ہے؟ مجاز ہو یا حقیقت۔ اسکو وہ لوگ کبھی بھول گئے تھے۔ پھر کیا وجہ کہ اُن سے اس قسم کے الفاظ منقول نہیں ہوئے۔ جو آج ہمارے زمانہ کے صوفی اور مفتی ہمکو بتلاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا تو بس یہی جواب ہے ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا ✤ تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

اصلاح یا فساد

اصلاح شیعوں کا ایک ماہوار رسالہ ضلع سارن صوبہ بہار سے نکلتا ہے۔ اُس نے اخبار اہل فقہ پر ریویو کرتے ہوئے اہل سنت کے مختلف فرقوں کو لڑائی کے لئے چمکایا ہے لیکن وہ یاد رکھے۔ کہ اہل سنت گو آپس میں کئی فرقوں میں منقسم ہو کر مستقل کرلیں لیکن جب تمہارے مقابلہ پر ہونگے تو سب ایک دم تم پر ٹوٹ پڑینگے۔ چنانچہ آئندہ انشاء اللہ تمہارے ایک مضمون کا جواب اہلحدیث میں نکلیگا۔

ہاں اہل فقہ کو یہ موقع بہت مبارک ہے کہ بخاری پر اعتراض کرنے اور اماموں دین پر جرح اور طعن اڑانے سے اہل فقہ رافضیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ

ahmadimuslim.de

اصلاح جو یا متعصب رافضی بھی اسکی تعریف کرتا ہے۔ پس اڈیٹر اہل فقہ یاد رکھے ؎

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

آریہ سماج گوجرانوالہ کی مذہبی کانفرنس

گوجرانوالہ لاہور سے چالیس میل پنجاب شمال ایک ضلع ہے۔ وہاں کی سماج نے اپنے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۷-۲۸ فروری و یکم مارچ کو ایک مذہبی کانفرنس بھی بنائی تھی۔ جس میں تین روز مذہبی تقریرات کیلئے وقت تھے۔ ہر روز ۱۴ گھنٹے۔ نصف نصف گھنٹہ تحریر سنانے کو اور ۱۰-۱۰ منٹ تقریر کرنے کو مقرر تھے۔ مضامین زیر بحث یہ تھے (۱) خدا۔ روح۔ مادہ کی ماہیت (۲) ثمرہ اعمال یا معافی گناہ (۳) روح فعل مختار ہے یا تابع تقدیر۔

اہلحدیث ۱۵ فروری میں اس کانفرنس کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ابو الوفا ثناء اللہ بھی غالباً شریک ہونگے۔ مگر بعد میں آریوں کی چوہدری سے یہ جانا ملتوی رہا جس کی تفصیل یہ ہے۔

آریہ اخبار پرچارک امرتسر کے اڈیٹر میرے پاس کسی مطلب کو آئے۔ تو اُن سے سنا۔ کہ گوجرانوالہ میں ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے۔ میں حیران ہوا کہ مجھے تو اسکی کوئی خبر نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امرتسر کے فلاں فلاں مولوی کے نام بھی اس میں ہیں۔ میں سمجھ گیا۔ کہ اس میں یہ راز ہے کہ آریہ مجھکو شریک نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ میری شرکت غالباً اُن کو مضر ہے تاہم میں نے یہ سوچ کر کہ ایسا نہ ہو کہ دین اسلام کو کوئی نقصان پہنچے۔ میں نے منیجر کانفرنس کو خط لکھا کہ مجھے آریہ سماج سے جو تعلق ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے مجھے اس مذہبی کانفرنس کی خبر تک نہ دی۔ آپ کو اگر تحقیق حق سے غرض ہوتی تو ایسا نہ کرتے۔ اس پر ایک پروگرام انگریزی اور ایک اردو آیا۔ جس کے حاشیہ پر یہ عبارت لکھی تھی۔

"جناب مولوی صاحب تسلیم! آپ شوق سے تشریف لائیے اور مباحثہ میں شریک ہوجئے۔ کیا آپ دوسرے یا تیسرے روز کے مضامین میں سے کسی ایک پر تحریری مضمون طیار کرنا پسند کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کس پر؟"

اس کے جواب میں میں نے لکھا کہ میں تینوں دنوں کے مضامین پر لکھونگا اگر آپ ایک روز دینا چاہیں تو پہلا روز دیجئے اسی طرح دونوں کا مضمون نقلی لیکر ریویو رپورٹ کرنیکا وعدہ کیجئے۔

اس کا جواب آیا کہ:-

"ہم آپ کل مضامین پر مسودہ لکھیں۔ پر فیصلہ آپکو اجازت تحریر پڑھنے کی ملیگی یا نہیں اُس وقت سنا دیا جاویگا۔ کیونکہ اس وقت بہت سے مسلمانوں کی درخواستیں مضمون پڑھنے کے متعلق آچکی ہیں"۔

اس کا جواب دیا گیا کہ میں ایسا بیکار نہیں کہ آپکے موہومی وعدہ پر تین روز بیکار رہوں۔ آپ جس روز کا وقت دینا چاہتے ہیں۔ اُس کا وعدہ کریں اور دوسرے دنوں کی تقریر لیکر ریویو رپورٹ کریں۔ میں جانتا ہوں کہ آریہ سماجی ایسے ہی شخص کو وقت دیں گے جن کو وہ اپنے لئے مفید سمجھینگے۔

اسکا جواب آیا کہ:-

"اہل اسلام کی تمام خط وکتابت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون پڑھنے کے لئے آپ کے لئے گنجائش نہیں نکل سکتی"۔

یہ ترتیب ہے واقعات۔ اب ان کا نتیجہ صاف ہے کہ آریہ سماجی ابتدا ہی سے کچھ خوف زدہ تھے کہ کہیں ابو الوفا ثناء اللہ نہ آجائے۔ اگر خوف زدہ نہ ہوتے۔ تو بھلا یہ ممکن تھا کہ منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اور سید محمد عمر گجرات کو تو دعوتی خط بھیجتے جن کو نہ کبھی ایسے مناظرات کا اتفاق ہوا ہوگا۔ نہ اُن کی خواہش ہوگی۔ لیکن ہم جیسے بدنام کو بھول کر بھی نہ لیتے مہربان نے اُن کی چال سمجھکر بلائے بے وہاں کی طرح اُن کا تعاقب کیا اور وقت مانگا تو پہلے خط میں وقت دینے کا اقرار کرتے ہیں مگر آخری خط میں صاف ہی انکار ہے کہ وہ ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اب میں اُن کی درخواستوں کا بھی حال سناتا ہوں۔

اوّل روز جب مسلمان لیکچرار صاحب کو دیا گیا۔ اونہوں نے یہ لکھا تھا۔ کہ اگر کسی اور مسلمان کی درخواست نہ آئی تو پوری کرنے کو میری درخواست سمجھ لیا جاوے۔

اس کا جواب اون کو آیا کہ "پہلے روز آپکو ضرور لیکچر دینا ہوگا"۔

کیا یہ انصاف ہے کہ ایسی درخواستوں کو تو وقت ملے مگر نہ ملے تو اسی کو نہ ملے۔ جو وہ لینا چاہے۔ پھر کیا جانا ہو کہ آریہ سماج ایک ملک (دیندار) پارٹی ہے اور ملک کا سدھار کرنا اسکا پہلا فرض ہے۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، کھانے کے اور۔

آئیان کانفرنس کی اس قسم کی کارروائیاں دیکھکر خود آریوں کے معزز اخبار پرچارک جالندھر اور پرکاش لاہور نے بھی اس کانفرنس کو خود غرضی پر مبنی بتلایا تھا۔

ہمیں یہ سن کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے نہ بلانے کی تہ میں ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی امرتسری کا ہاتھ تھا۔ جو نگینہ وغیرہ کے مباحثہ میں ہاتھ دیکھ چکے تھے۔ سچ ہے ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار اُن سے ✤ وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

تقلید ائمہ اربعہ فرض و واجب نہیں

از مولوی ابو نعیم محمد عبد الحفیظ صاحب حمید آباد

ناظرین! آپ تقلید شخصی کی رو سے تمام دلائل وغیرہ کو ایک طرف رکھو۔ آج ہمارے اس مضمون کو بھی ذرا غور سے دیکھو۔ عموماً لوگ کہا کرتے ہیں کہ تقلید ائمہ اربعہ فرض و واجب ہے۔ اس فقرہ پر ہم دو طرح سے بحث کرتے ہیں۔ پہلے یہ کہ ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کے وجوب کی دلیل قرآن کلام خدا حدیث رسول اللہ سے ہونی چاہیئے اور یہ ضروری ہے کہ قرآن و حدیث سے یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ تقلید امام ابو حنیفہ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی قدس اللہ اسرارہم کی ہی واجب ہے۔ اگر وجوب کے بتلانے میں لاچار ہیں۔ تو بحکم اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ تقلید کا التزام بھی کسی پر واجب نہ ہوگا دوسرے ہم پہلے یہ ثابت کر دکھلانا چاہتا ہوں کہ زمانہ سابقہ میں اگرچہ ائمہ بکثرت ہوئے علماء بکثرت موجود تھے۔ مگر ان چار ہی مذہب کی اشاعت کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ کو آپ ذرا غور سے سنئے گا۔ اور دیکھیئے گا۔ تو آپ پر اچھی طرح واضح ہوجائیگا کہ تقلید ایک امر ایجاد شدہ ہے نہ خدا اور رسول کا فرض شدہ اول تو آپ چند ائمہ کے نام بطور نمونہ مشت خروارے۔ سن لیجئے۔ جو اس زمانہ میں ہو چکے تھے۔ سنو! امام حسن بصری۔ محمد ابن سیرین۔ اسحٰق ابن راہویہ۔ ابن ابی لیلیٰ۔ امام اوزاعی۔ سلام نخعی۔ ابو عبید امام زہری۔ ابن مبارک۔ ابو ثور۔ ان جلیل القدر علماء و ائمہ کے علاوہ اور بھی بہت سے گذرے۔ مگر نہ ان لوگوں کا نام مشہور ہوا۔ نہ اُن لوگوں کا کوئی نیا مذہب کھڑا ہوا۔ یہ وہ آئمہ ہیں۔ جن کے اوصاف حمیدہ شائد ہی کسی پر مخفی ہوں۔ بالکل سب جانتے ہیں۔ کہ حسن بصری اور امام اوزاعی اور نخعی وغیرہم کیسے کچھ ذوات تھے۔ اب بتلائیے کہ کیا وجہ ان لوگوں کے لوگ مقلد نہ ہوئے۔ اور ان ہر ایک کا ایک مذہب نہ بنا۔ اس کی جواب سنیئے! جن لوگوں کو اور جس امام کے شاگردوں کو چند ایسے موقع ہاتھ دئے ہوئے تھے جس سے وہ لوگوں کو اپنی طرف لا سکتے ہوں۔ اور اُن کو سمجھا سکتے ہوں۔ اور ملکی خدمات اور عہدوں سے ممتاز ہوئے ہوں وہ تو انہوں اُستاد کے نام چمکائے اور اپنے اُستاد کے مذہب کو مشہور کرنے پر مستعد ہوئے۔ بلکہ اس کی کوشش میں اچھی طرح کامیاب اُترے۔ الغرض شہرت مذاہب اربعہ صرف شاگردوں کی کوشش اور ایسے ہی موقعہ جو ابھی ذکر کرائے ہیں۔ ہاتھ دینے کیوجہ سے ہوئی۔ باقی نہ اسکا وجود صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ ہمارے اس کہنے پر کہ وہی مذہب مشہور ہوا۔ اور باقی اور بہت سے علماء کے مذاہب مشہور نہ ہوئے صرف اس وجہ سے کہ ان کو مواقع مذکور الصدر حاصل تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول حجۃ البالغہ کا دال ہے آپ فرماتے ہیں۔ فای مذھب کان اصحابہ مشھورین ووسد الیھم القضاء والافتاء واشتھر تصانیفھم فی الناس ودرسوا درسا ظاھرا انتشر فی اقطار الارض ولم یزل ینتشر کل حین وای مذھب کان اصحابہ خاملین ولم یولوا القضاء والافتاء ولم یرغب فیھم الناس اندرس بعد حین (مختصر ترجمہ) جس مذہب کے لوگ مشہور ہوئے۔ اور خدمت قضاۃ وغیرہ کی پائے اور ان کی تصانیف لوگوں میں مشہور ہوئیں۔ تو روز بروز نئے مذاہب پھیلنے لگے۔ اور جس مذہب کے اصحاب غیر مشہور ہوئے۔ اور قاضی اور مفتی نہ بنے۔ تو وہ مذہب یوں ہی رہا اس قول کے مطابق مذہب حنفی کا عروج امام ابی یوسف شاگرد امام ابی حنیفہ سے ہوا۔ امام ابو یوسف رح مفتی بھی ہونیکی وجہ سے زیادہ محبوب و مقرب ہارون رشید کے پاس نہ ہوئے۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ہارون رشید کو اُن کے حسب منشا چند مسائل بتلا دیئے تھے۔ (ہارون رشید چاہتے تھے کہ انہو کو چند مسائل حسب خواہش بتلائیں۔ کوئی عالم نہ بتلایا مگر ابو یوسف نے اُن کے خیال و خواہش کے مطابق بتلا دئے تھے۔ (دیکھو تاریخ الخلفاء وغیرہ) جب اتنا بڑا عہدہ قضاۃ کا ابو یوسف رح کو دیا گیا۔ تو آپ اپنے استاد کا نام روشن کرنے لگے اور اسی مذہب کی کتب کو قانون سلطنت قرار دیا تھا۔ اس کی پوری کیفیت سیرۃ النعمان میں بہ تفصیل اچھی طرح دیکھ و سمجھ سکتا ہے۔ خاص مذہب حنفی کی ترقی اس نئے مذہب کا انتشار صرف امام ابی یوسف رح کی کوشش اور انکی اس عہدہ کی بدولت ہوا۔ چنانچہ قاضی ابن خلکان فرماتے ہیں۔ لولا ابو یوسف ما ذکر ابو حنیفۃ) اگر ابو یوسف نہ ہوتے تو ابو حنیفہ کا مذہب کبھی نہ شیوع کرتا۔ اور یہ قاضی زمانہ مہدی عباسی خلیفہ میں ہوئے۔ زمانہ ہادی میں بھی رہے۔ پھر ہارون رشید کے زمانہ میں بھی۔ پھر کیا پوچھتے ہو۔ کیا کچھ نہ ان کی طرف سے اس نئے مذہب کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اور

ahmadimuslim.de

شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام صاحب کے سینکڑوں شاگردوں نے عہدۂ قضا پایا تھا۔ اس وجہ سے بھی کیا کچھ مذہب حنفی کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اسی وجہ سے تو آج ہم دوسرے تین مذہب میں اتنی کثرت نہیں پاتے۔ جتنی کہ حنفی مذہب میں اسی طور سے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب بھی شائع ہوا۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منصور جس کا نام حکم ابن ہشام تھا ۱۸۰ھ یا ۱۸۱ھ میں اندلس کا مالک ہوا خلیفہ بنا۔ اس نے یحییٰ ابن یحییٰ کو جو امام مالک کے شاگرد تھے۔ قاضی بنا دیا۔ اندلس کے آس پاس شہروں میں انہوں نے اپنے استاد کا نام روشن کیا اور افریقہ کے حاکم معز ابن بادیس نے افریقہ میں مذہب مالکی کو اچھی طرح ترقی دی۔ اور ایک لطف کی بات ہے۔ (خیبۃ الاکوان) میں لکھا ہے کہ افریقہ میں عبداللہ ابن فروخ فارسی کے ذریعہ سے مذہب حنفی ترقی پا گیا تھا۔ مگر بعد کو حاکم معز ابن دلیر کی وجہ سے اور اس کی حکومت و دبدبہ و حشمت کی وجہ سے مذہب حنفی ہوا کھایا اور مذہب مالکی کا چرچا ہو گیا۔ ناظرین ذرا یہاں اتنا یاد رکھئے کہ حکومت کے زور ہی سے ہر مذہب مذاہب اربعہ میں سے ترقی کرتا گیا اور یہ کبھی ایک مذہب کا شیوع اور ایک مذہب کا اخفا ہوتا گیا۔ نتیجہ اس تقریر کا ہم آگے نکالتے ہیں۔ بحکم قس علی ھذا البواقی۔ اسی طرح کے اسباب اور مواقع شافعی اور حنبلی مذہب کو لوگوں کو بھی ہاتھ دیئے ہوئے تھے۔

یہاں تک ہماری تقریر کا اصل یہ تھا۔ کہ چار مذاہب کی ترقی صرف حکومت اور اچھے مواقع سے ہوئی۔ اب ہم کہتے ہیں کہ فرض و واجب تقلید ائمہ اربعہ کا کہنا کیا اسی وجہ سے ہے۔ کہ ان کی ترقی ان عمدہ موقعوں سے ہوئی۔ اگر اسی وجہ سے ہے۔ تو آپکی جاہلیت ظاہر ہوگی۔ کیونکہ ہم اور مذاہب کو بھی زمانہ میں بتلا سکتے ہیں کہ وہ بھی حکومت کے زور سے ترقی پا گئے تھے۔ جیسے روافض وغیرہ۔ تو کیا یہ لازم آویگا۔ کہ مذہب روافض کا بھی اختیار کرنا سب پر فرض ہے وہذا المحال فحصل المطلوب کہ فرض و واجب وہی ہیں۔ جو خدا اور خدا کے رسول نے کئے ہوں۔

یارو! انصاف سے دیکھو کہ یہ مذاہب اربعہ موجود ہوئے ہیں انکا نہ نام نہ پتہ اصحاب کے زمانہ میں تھا۔ نہ خود آں سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ یہ ان مذاہب کے قدیم نہ ہونیکی دلیل ہے اور نیز ہماری یہ کل تقریر اور جب یہ مذاہب کا پتہ ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر میں نہیں لگتا۔ تو یہ بیشک اس حدیث کے مطابق بدعت میں داخل ہیں۔ حدیث یہ ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد۔ (ترجمہ) آنحضرت نے فرمایا۔ جو شخص کہ عمل کیا اور ایسا عمل کیا جو ہمارے طریق سے باہر ہے۔ تو وہ عمل وہ کام وہ چال مردود ہے) اور ہم دیکھتے ہیں کہ مذاہب اربعہ اور یہ تقلید شخصی نہ تو آنحضرت کے زمانہ ہی میں کسی نے کسی کی کیا نہ بعد آپکے پس بیشک مذاہب اربعہ حدیث مذکورہ میں داخل ہونگے کیونکہ نیل الاوطار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بھی کام خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ زمانہ آنحضرت اور زمانہ صحابہ میں نہ پایا جاوے تو وہ اس حدیث میں داخل ہے۔ عربی عبارت نیل الاوطار کی یوں ہے (المراد بالامر ھنا (ای فی ذالک الحدیث) ھو حد الامور وھو ما کان علیہ والہ وسلم واصحابہ۔ انتہٰی) ان سب سے بھی قطع نظر مطلقا جب مذاہب اور جس مذاہب کا ایجاد صرف حکومت کی وجہ سے ہو۔ تو ایسے مذہب کو اختیار کر لینا نہ صرف سفاہت ہے۔ بلکہ اصل مذہب محمدی سے انکار کرنا ہے۔ لیکن مذہب محمدی مذہب اہل حدیث آں سید الرسل صلی اللہ علیہ کے زمانہ میں پاتے ہیں۔ جتنے صحابہ تھے وہ خدا ہی کے کلام اور جناب رسالتمآب کے پاک کلام کے جسکو آج حدیث کہا کرتے ہیں۔ عامل تھے۔ اسی طرح صحابہ کے زمانہ میں۔ پھر اسی طرح تابعین کے اور اسی طرح تبع تابعین کے۔ ہمارے اس دعوی کو غلط ٹھیرانے کیلئے یہ ثابت کر دکھاؤ۔ کہ صحابہ اور خود آنحضرت کے زمانہ میں اور انکے بعد کوئی اور کلام سوائے کلام خدا اور کلام رسول کے تھا۔ اور تقلید شخصی بھی تھی۔ ہرگز ثابت نہ کر سکو گے۔ بلکہ وہاں سب کو محمدی پاؤ گے۔ یا معشر المسلمین اب ہمکو ازمنہ ثلٰثہ کی پیروی ضروری ہے۔ یعنی صحابہ اور تابعین تبع تابعین کی اور ان تینوں زمانہ میں تقلید شخصی کا پتہ نہیں لگتا۔ اس کے بعد جو جو مذاہب روافض و خوارج وغیرہ ترقی کئے وہ سب آنحضرت کی پیشین گوئی کے مطابق اور اس قول کے سچ کرنے کے لئے۔ عن معاویۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ھذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ (ترجمہ) امم سابقہ اہل الکتاب میں ۷۲ فرقے ہو گئے تھے اور اس امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے ۷۲ تو دوزخ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں (ترمذی ابو داؤد) دوسری حدیث میں ترمذی کے ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ فرقہ جنتی کونسا ہے تو آپنے فرمایا کہ (ما انا علیہ واصحابی) جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ اس پر چلے گا۔ وہ فرقہ جنتی ہے۔ انشاء اللہ المستعان فرقہ اہل حدیث ہی فرقہ ناجی ہوگا (ولا فخر فیہ) لیکن بات یہ کہ رسول اللہ اور زمانہ صحابہ میں ہر ایک کا عمل قرآن

حدیث پر تھا۔ وہاں کوئی بوبکری تھا نہ فاروقی۔ علی تھا اہل حدیث کا بھی عامل قرآن و حدیث تھے۔ اور یہ مذاہب اربعہ صحابہ کے زمانہ میں کہاں اس کے وفورِ زمانے بعد سے شروع ہوئے۔ سچ ہے ؎

دین احمد چار مذہب ساختند ✤ رخنہ در دین نبی انداختند

اور یاد رکھئے باوجود ان حکومت اور وبیہ اور مذاہب باطلہ کے شیوع کے مذہب حقہ فرقہ ناجی فرقہ اہل حدیث دوسرے الفاظ میں محمدی مذہب چلا ہی آیا۔ ماشاءاللہ وانکے ہم اللہ سچ ہے آنحضرت کی پیشین گوئی اور سچ ہے آپکا فرمان ابن ماجہ میں ہے لاتزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لا یضرھا من خالفھا۔ (ترجمہ) ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت میں سے قائم امر اللہ پر نہیں ضرر دیگا جو اوسکا مخالف ہو) یہ نہ سمجھو جاتا کہ مذاہب اربعہ کی اشاعت موجب خیر تھی بلکہ یاد رکھئو جو پیشین گوئی آنحضرت کی تھی کہ الا من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ الخ ابھی یہ حدیث گذری ہے) اگر کہتے ہو۔ اور پھر کہو گو کہ حکومت وغیرہ سے مذاہب کی ترقی ہوئی بلکہ فرض و واجب تھے۔ اس لئو سبھوں نے تسلیم کیا تو یہ غلط ہے پھر کیا وجہ دوسرے ائمہ علماء کی تقلید نہ کیگئی اور ان کو کوئی نیا مذہب بنایا گیا اگر تقلید شخصی واجب ہوتی۔ تو پہلے زمانہ کے لوگ ائمہ ثلثہ کے کسی کسی کے مقلد ہو جاتے۔ حجۃ اللہ میں لکھا ہے۔ کہ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ کونسی بات ہے جس نے امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد کو خاص کر دیا کہ انہیں کی تقلید کی جاتی ہو۔ ابوبکر عمر عثمان علی سعید ابن المسیب۔ زہری طاؤس حسن بصری کی نہ کی جاسکے علامہ ابن حزم کا یہ قول بطور اعتراض ہے اب بتلائیو کہ کیا چیز مانع ہے۔ کہ دوسرے ائمہ کی تقلید نہ کیجائے یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے کہ فرض واجب ہے۔ ہم اتنی لانبی چوڑی بحث اسی وجہ کر آئے ہیں۔ کہ یہ حکومت کی وجہ ہی سے موجود ہوگئے ہیں۔ واقعی کوئی فرض واجب نہیں۔ پھر اب کیا کہیں گے۔ یہ بھی کہتو سے رہے۔ کہ دوسرے ائمہ لائق نہ تھے یا مجتہد نہ تھے۔ اگر ایسا کہو گے تو عوام میں جاہل گم شدہ دماغ مشہور ہو گے۔ ہاں عجب نہیں اگر گنگوہی یا جاہل شاعر وں کے مقلد ہوں تو اور بہت سارے ائمہ علماء کو نالائق کہدیں یا غیر فقیہہ بتا دیں نعوذ باللہ منہم

آپ سوائے اس کے ہرگز کوئی چارہ نہیں اور یہی کہنا ہوگا کہ ما کلف احد ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا کذا قال ملا علی قاری حنفی فی شرح عین العلم

اور پھر یہی کہو گے کہ چاہے کسی کی تقلید کرے۔ کوئی جبر نہیں کہ وہ مذاہب اربعہ ہی اختیار کرے۔ جب یہ بات کہہ دو گے۔ تو تخصیص مذاہب اربعہ کی اوٹھ گئی جب تخصیص اوٹھ گئی تو التزام مذہب بھی ہوا کھایا۔ یار و سب چھوڑو۔ ہماری آخری نصیحت سنو اس ؎

فدع کل قول دون قول محمد ✤ فما آمن فی دینہ کمخاطر
تمسک بحبل اللہ واتبع الہدی ✤ ولا تک بدعیا لعلک تفلح
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ✤ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم حمادی الحسنی حیدرآبادی۔

درخواست میں ایک غریب شائق المحدیث کا ہوں کوئی صاحب میرے نام جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔

راقم رحمت اللہ طالب علم از بٹالہ ضلع گورداسپور دروازہ تیلی مسجد جھنڈو والی۔

درخواست اخبار اہل حدیث کا شائق ہوں مگر طالب علم نادار بھی ہوں۔ بس حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است۔ عبداللہ و عجارہ از مقام احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔

درخواست ۔ اخبار المحدیث فی سبیل اللہ جاری کر دیجئے۔ عقبل نمبر ۔۔۔ کیمپ آفس احمد پور۔

درخواست اخبار اہل حدیث سننے کا بڑا شوق ہے براہ مہربانی کوئی صاحب میرے نام سے مفت جاری کرائیں۔ تو اللہ سے اجر عظیم پائیں گے (حافظ عبد الواحد مقام منگرول پیر ضلع آکولہ (برار)

درخواست میں بھی ایک غریب اور بالکل نادار ہوں ساخبار المحدیث کا شائق۔ اس لئو کوئی صاحب جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔ حافظ واحد بخش ساکن احمد پور۔ ریاست بہاولپور۔

تذکرۃ الحکماء جناب حکیم سید محمد شفیع صاحب مہتمم تذکرۃ الحکماء جہلم سبزی منڈی کی فرمائش کے مطابق اطباء حال و ماضی کے حالات مطلوب ہیں۔ خود اطباء یا دیگر صاحبان براہ راست سید صاحب موصوف یا احقر کی طرف لکھکر بھیجیں۔ حالات لکھنے میں ان امور پر توجہ ہو۔ نام طبیب مع لقب مسکن۔ سن ولادت۔ تلمذ و تلامذہ مطلب گاہ۔ تصانیف طبی التفات سن تجارب۔ اخلاق و عادات اقوال و نسخے ساستہ طب علم والی ۔۔۔

قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مزائیہ

نعم قولہ من بعد ذالک اننی — مسیح جدید بعد ما صار یفتر
نعم قولہ ان النبی اوی الوری — ابعثت جدید لیس فیہا تعذر
علی ان تصویر تجلیل مقامہ — یزار ولا یرعاہ الا مطہر
نعم قولہ لا تقتدوا الحرا سوا — اناس حواہم فضل المتکبر
جدیدۃ فلیسوا مقتدین سواہم — فما بالہم خافوا وجالوا وخوفوا
فمن یعترت منہم مقیما بکرہ — یصلی اذا ما الناس ادوا وجمعوا
والا فیعرو ملال فیتبغی — مذاہب یغشاہا وما ء فینحر
یعلک طوراً بالسوالک ویارۃ — بلزات الاعضاء تفنی وتزہر
یقول ترکت الامر وہو محتم — علی فرق بالجماعۃ یامر
ولکننی لا عیب فی ترکہا — بامر مسیح القادیان واحذر
یمن الہ الخلق طوراً بانہ — یولف بیننا وذالک مفقر
وہذا لفرق الجمیع لقولہ — وفعل لہ حتی یخاف ویحذر
فکیف یجوز المرء ما یقتدی بہ — لغیر لقاہ وہو امر محقر
اہذا ہو الامر الذی یبجوز من — یقتلہ فیما یقول ویزید
یسد عن الجمع الجمیع ونفسہ — یصد فمن یحمی ومن ہو یقر
نعم جاء منہ انہم یجبرونہ — باسماء اولاد لہم ثم یامر
لہم بازدواج او فراق فکلہم — اسیر لدیہ امرہ لا یغیر
سواء علیہم قطع رحم ووصلہا — اذا ما اتاہم ما یراہ ویوثر
نعم جاء منہ انہم یخبرونہ — بایراد لفظ الاسم فیاشر
لاتکم مختار صدق ذی العلا — وسماکم عما ذکرت یذکر
نعم جاء منہ انہم یرجونہ — اذا ما دنا یوم عصیب مشنزر
وما توقع من یاتیہ عزا شتم — وستجدا فیہا وجاہ محتمد
یشبہہ کالرہبان ضل سبیلہ — الیہ ویہدیہ فینبی ویخبر
نعم جاء منہ انہم یجتبونہ — فیا تونہ والشی بالشی یذکر
فمن لم یرد المال وہو محتم — علیہ فذالقلی ولیشنا ویہجر
وان لم اخف ربی تعالیٰ شانہ — واکرم من یہدی الودود ویذکر

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۱: — درمیان تکبیرات عیدین آیا ورسال ید شروع ہو یا دفع یدہا کا جواب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوں مع نام و مطبع و صفحہ کتب ۔
راقم دین محمد خریدار نمبر ۴۷۲ ضلع امراوتی تعلقہ میل گہاٹ بمقام دہارنی ۔

ج نمبر ۱۳۱: — تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑ دینے چاہئیں ۔ حدیث تو اس بارہ میں میری نظر سے نہیں گذری ۔ البتہ فقہا حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے ۔
(حاشیہ ہدایہ وغیرہ ملاحظہ ہو)

س نمبر ۱۳۲: — کوئی شخص اپنے بیگانہ از زندہ یا مردہ کا حج کیتوں سے مال ولفقہ دیکر کرا سکتا ہے یا نہیں ؟ راقم خریدار اہل حدیث ۶۹۳

س نمبر ۱۳۳: — سنگ اسود کو چومنے سے کیا حاصل ہو اور چومنے کو وقت نیت کیا کرے ۔ (ایضاً)

س نمبر ۱۳۴: — اس طرف کے حاجیوں سے سنا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں جاکر عام مزاروں پر اور خاص آنحضرت صلعم کے مزار شریف پر نماز نفل پڑھا کرتے ہیں ۔ یہ جائز ہے (راقم ایضاً)

س نمبر ۱۳۵: — حج بدل جائز ہے یا نہیں ؟ جواب با دلیل قرآن شریف اور حدیث صحیح سے فرماویں ۔ (راقم ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲: — کرا سکتا ہے ۔ جس حدیث صحیح میں حج عن الغیر کا جواز آیا ہے اس میں کچھ قید نہیں آئی کسی اور حدیث سے یہ شبہ ہو کہ کوئی ہو یا غیر آشنا ہے کرنیوالے نے پہلے اپنا فریضہ ادا کر لیا ہو ۔

ج نمبر ۱۳۳: — سنگ اسود ایک یادگار ابراہیمی ہے اور بس اس کے بوسہ دیتے وقت وہی نیت کرے ۔ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انک حجر لا تضر ولا تنفع یعنی ایک پتھر ہے ۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر ۔

ج نمبر ۱۳۴: — مزارات پر نوافل پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں بلکہ شائبہ شرک ہے قبرستان میں نماز پڑھنے سے اسی لئے حدیثوں میں منع فرمایا ہے ۔

ج نمبر ۱۳۵: — اس سال کا جواب ہو رہا ہے ۔ مولوی صاحب مدینہ شریف لے گئے ہیں ۔

س نمبر ۱۳۶: — ایک شخص کی بیوی ہے اور اس بیوی کی والدہ حقیقی فوت ہوگئی ہے ۔ اس کے والد نے نکاح ثانی کر لیا ہو ۔ تو بعد فوت ہو جانے اس کے والد کے آیا اسی کا شوہر والدہ ثانی سے نکاح موجودگی میں اسکی کر سکتا ہے یا نہیں ۔ امجد حسین از بمبئی

ج نمبر ۱۳۶ :- قرآن مجید میں ارشاد ہے وامہات نسائکم یعنی تمہاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام ہیں۔ سوتیلی ماؤں کو ماں نہیں کہا جاتا۔ پس محرمات کے علاوہ شخص مسئول کا نکاح جائز ہے واحل لکم ما وراء ذلکم۔

س نمبر ۱۳۷ :- شیوع ایام وبائی میں بہیئت مجموعی شہر کے راستوں اور گلی کوچوں میں ٹھہر ٹھہر کر اذان دینا اور ایک نشان ہاتھ میں لیکر لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمۃ۔ المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمۃ۔ یہ کلمات با آواز پڑھتے ہوئے گشت کرنا اور یہ اعتقاد کرنا کہ اس کام سے وبا دفع ہو جائیگی شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۳۸ :- رفع وبا یا طاعون یا دیگر بلائی آسمانی کے دور ہونے کی نیت سے کسی درخت یا دروازہ پر قرآن مجید لٹکانا اور اس کے نیچے سے مرد و عورت اور بچوں کا گذرنا کیسا ہے؟

س نمبر ۱۳۹ :- اندفاع وبا یا طاعون یا دیگر بلائی ارضی و سماوی یا میت کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک جماعت کا ایک جگہ بیٹھ کر قرآن خوانی کرنا یا اپنے متوفی رشتہ دار کی قبر پر قرآن خوانوں کی جماعت مقرر کرنا کہ بلکہ قرآن پڑھا کریں یہ درست اور ثواب ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۱۴۰ :- فلاں لوگ بیان کرتے ہیں کہ میت کی روح شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو اپنے وارث یا عزیز کے گھر آتی ہے۔ اگر کچھ صدقہ دیا گیا۔ تو روح خوش ہو کر دعا خیر کرتی ہے ورنہ ناخوش اور ملول ہوتی اور گھر والے کے حق میں بد دعا کر کر چلی جاتی ہے۔ یہ قول فلاں لوگوں کا صحیح اور واجب الیقین ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۴۱ :- ائمہ اربعہ جناب سید الانبیاء صلعم کی وفات شریف کے کتنے سال کے بعد پیدا ہوئے اور وہ تابعین میں ہیں یا تبع التابعین میں؟ اور حضرت امام بخاری و امام اوزاعی و امام ابن قیم اور امام غزالی ائمہ اربعہ سے پہلے ہو گذرے یا بعد ہوئے؟

س نمبر ۱۴۲ :- حضرت سید عبد القادر جیلانی کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدائی حال میں آپکا مذہب حنبلی تھا پھر آپ نے مذہب حنفی کی جانب رجوع کی اور آخر ایام حیات تک اسی مذہب پر قائم رہے یہ قول حنفی صاحبوں کا صحیح ہے یا غلط؟ دراصل آپکا کونسا مذہب تھا؟

س نمبر ۱۴۳ :- زید قاضی اور مسلمانوں کا دینی حاکم ہے۔ مگر افعال منکرہ و امور بدعیہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور ایسے کاموں کو ثواب اور مستحسن سمجھتا ہے اور اپنے تابعین کو بھی ایسے کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتا ہو۔ تو زید کی متابعت و اطاعت از روئے شرع شریف اہل اسلام کو کرنی لازم ہے یا نہیں؟ راقم نظام الدین از دکن

ج نمبر ۱۳۷ :- ایسے افعال کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۱۳۸ :- بے ثبوت ہے قرآن و حدیث اور افعال صحابہ سے ثابت نہیں۔

ج نمبر ۱۳۹ :- قرآن خوانی شرعاً نیک کام ہے اس لئے بحسن نیت بر واقع مذکورہ پر قرآن پڑھنا جائز ہے۔ والعلم عند اللہ

ج نمبر ۱۴۰ :- کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں جو کہو اس سے آیت حدیث طلب کرو۔

ج نمبر ۱۴۱ :- ائمہ میں امام ابو حنیفہ صاحب کی بابت بعض علماء حنفیہ کا خیال تابعی ہونیکا ہے۔ مگر ثابت نہیں امام موصوف ۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے امام مالک ان سے ۱۵ سال چھوٹے تھے۔ امام شافعی ۱۵۰ھ ہجری میں اور امام حنبل ۱۶۴ھ میں امام بخاری ۱۹۴ھ اور اوزاعی ۸۸ھ میں پیدا ہوئے حافظ ابن قیم آٹھویں صدی ہجری میں تھے امام غزالی پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے ۵۰۵ھ میں انتقال ہوا رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

ج نمبر ۱۴۲ :- حضرت پیر صاحب قدس سرہ العزیز خود فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔ اجعل الکتاب والسنۃ امامک یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بناؤ۔ اگر حنفی ہوتے تو غنیہ میں یہ کیوں لکھتے اصحاب نعمان بن ثابت مرجیۃ یعنی حنفی فرقہ مرجیہ ہے نیز آمین رفع یدین کے مسائل کو وضاحت سے کیوں لکھتے۔

ج نمبر ۱۴۳ :- ہندوستان میں دینی حاکم تو کوئی نہیں۔ شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ مسلمانوں کا عرفی قاضی یعنی نکاح خواں یا مسجد کا امام ہوگا۔ غرض کوئی بھی ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی جس کام میں خدا ناراض ہو اس میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ پس زید مذکور ہو یا مفتی امور غیر شرعیہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

س نمبر ۱۴۴ :- ابو چراغ کی لڑکی بیوہ ہو گئی اور بہت دن تک اپنے شوہر کے گھر تھی خلوت صحیحہ کے بعد شوہر مر گیا۔ بعد ازاں ابو چراغ نے اپنی لڑکی کا نکاح ثانی کر دیا اب شوہر مذکور کے وارثان زیور وغیرہ طلب کرتے ہیں پا سکتے ہیں یا نہیں بعد ازاں شوہر ثانی کا بھی انتقال ہو گیا اب لڑکی مذکورہ اپنے باپ کے یہاں ہے۔ اور شوہر ثانی کے وارثان بھی زیور وغیرہ مانگتے ہیں۔ پا سکتے ہیں یا نہیں اور دونوں مرحوم شوہروں کا [illegible] اور نہ کچھ وصیت کر گئے۔

ج نمبر ۱۴۴ :- زیور ہر عورت کو نکاح کے وقت ملتا ہو وہ اوس کی ملکیت ہوتا

انتخاب الاخبار

مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی کو طاعون ہونے کی خبر آئی ہے ناظرین دعا خیر کریں

علیگڈھ کالج کے طلبا نے پرنسپل کے برخلاف ایکا کر لیا ہے منتظمان کالج پرنسپل کی حمایت اور لڑکوں کے برخلاف ہیں ایک مہینے کے لئے کالج بند کر دیا گیا ہے کہ طلبا اپنا نفع نقصان سوچ کر جو چاہیں راہ اختیار کر لیں یہ سخت افسوس ہے یہ واقع کالج کیلئے خوش آئندہ نہیں۔ تھوڑے ہی روز ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے اس سرکلر سے کالج کو سخت نقصان پہونچا ہے کہ جن طلبا کو پنجاب یونیورسٹی سے وظائف ملیں وہ پنجاب ہی کے کالجوں میں اگر کسی اور کالج میں جائینگے تو وظیفہ بند۔ اس سے پہلے وہ طلبا علیگڈہ کالج میں پڑھ سکتے تھے اس نقصان کی تلافی ہنوز ہونے نہ پائی تھی کہ یہ مکروہ واقع پیش آیا۔ خدا کرے کہ اس قسم کے واقعات مسلمانوں کے حق میں عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دران باشد کے مصداق ہوں۔

گھگول ضلع پٹنہ کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شریک تھے مخالفین کو باقاعدہ گفتگو کرنے کی دعوت دی گئی مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔

ہز ہائینس امیر صاحب ۳۰ مارچ کو امرتسر میں بھی تشریف لائے سکھوں کا دربار اور کمپنی باغ ملاحظہ کیا سکھوں کے دربار میں ۱۰۱ اشرفیاں خیرات فرمائیں

ترکی امیر البحر حارث پاشا اور سمیع پاشا کے یکے بعد دیگرے اچانک طور سے مر جانے پر قسطنطنیہ میں بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں

خراسان کے مقامی حکام نے ایرانیوں سے اس قدر اخذ بالجبر اور رشوت لی کہ انہوں نے مجبور ہو کر روسی علاقہ اشک آباد میں جا کر اپنے بچوں کی تعداد کثیر کو ترکستانیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور زر ثمن ظالم حکام کو اس کے ظلم سے محفوظ رہنے کے لئے دیدیا

گورنمنٹ ایران نے اس ظالمانہ کارروائی کی خبر پا کر گورنر خراسان کو معزول کر کے طہران طلب کر لیا۔ اس پر جرم لگایا گیا کہ اس نے رعایا پر ظلم ہونے دیا اور ان کے بچوں کی فروخت پر دانستہ چشم پوشی کی۔

امیر صاحب لاہور میں ہز میجسٹی امیر صاحب کا سپیشل جمعہ کے روز ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ پہ لاہور پہنچا۔ ہزارہا ہندو اور مسلمان وقت مقررہ سے پہلے ہی امیر صاحب کے انتظار میں سٹیشن پر جمع ہو گئے تھے سٹیشن نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تھا ڈیکوریشن کا کار ڈان آنز سٹیشن پر موجود تھا سپیشل کے ٹھہرتے ہی قلعہ سے ۳۱ توپوں کی سلامی ہوئی بہت سے مقامی اہلکاران گورنمنٹ جن میں مسٹر لٹل ویل چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ، مسٹر تھنسی سی آئی ای منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے، مسٹر رانٹ ڈپٹی کمشنر لاہور، میجر سلیمرن اور بہت سے ہندوستانی روسا و عمائد شامل تھے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے سٹیشن سے نکلکر گاڑیوں کا جلوس امیر صاحب کے کیمپ کی طرف جو چیفس کالج کے متصل میدان میں نصب ہے میانمیر روڈ کی راہ سے روانہ ہوا یہاں پہنچ کر ہز میجسٹی نے طعام چاشت تناول فرمایا۔

ہمعصر پیسہ اخبار کا نامہ نگار بمبئی سے لکھتا ہے کہ ہز میجسٹی نے دوسرے جمعہ کی نماز بمبئی کی ذکریا مسجد میں خود پڑھائی پیش امام صاحب کو چندہ اور دو شالہ اور موذن مسجد کو دو شالہ عنایت فرمایا۔ نماز پڑھانے کے وقت امیر صاحب بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ ہز میجسٹی کے امامت فرمانے سے لوگ بہت خوش ہوگئے

تیمن بادشاہ کشتی فیسرون نے ہنگیریا میں پارلیمنٹ کے ممبروں پر سر بازار تلوار سے حملہ کیا۔ اس پر تیزی سے مجادلہ شروع ہو گیا ایک ممبر سخت مجروح ہوا

مسٹر گوکھلے کی طرح خبر ہے کہ پونا سے مسٹر تلک بھی پنجاب کے دورہ کے لئے آنا چاہتے ہیں۔

اگلے سال پنجاب میں ۱۲۵۲۷۰۰ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۳۰۳۳۶۷ گٹھڑ ہے۔

پنجاب کی ریاستوں میں ۱۵۴۳۲۲ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۳۶۲۲۹ گٹھڑ ہے۔

افواہ ہے کہ لارڈ کچنر قلیل رخصت پر ولایت جائیں گے۔ اسکے بعد آپ کی میعاد عہدہ میں دو سال بڑھا دیجائیگی۔

دہلی کے آخری بادشاہ (بہادر شاہ) کے مقبرہ بنانے کے لئے جو درخواست کی گئی تھی نامنظور ہوئی۔ معلوم نہیں ہمارے دہلی کے بھائیوں کو کیا مزہ ملتا ہے بلکہ خلاف فقہ بھی کرنے سے نہیں رکتے خواہ مخواہ مقبرے بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بدخواہ خلائق۔ قادیانی اخبار بدر میں مولوی عبدالمجید دہلوی مرحوم کی موت

ahmadimuslim.de

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لیے زندہ مثال قایم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی چاقو۔ قلم قینچیاں۔ پنسلیں۔ جیبیاں۔ اچھے موم بتیاں سوتی اونی ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ ہر قسم تولیے بٹن ویپ ہر قسم کی چھتریاں کنگھیاں۔ فیتے۔ ریتیں۔ ولایتی کنگھیاں ٹرنک گرم و سرد۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر دوکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں سارے لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قایم ہوئی ہے جو صاحب لاہور شہر میں تشریف لا سکیں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں۔ وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان سے مال منگوا لیں اور پھر ہمیشہ کیلیے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ ہمارے کارخانہ میں جو جرابیں تیار ہوتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب [illegible] اصلی ریشمی [illegible] فی درجن [illegible] قیمت ۱۲ ار ۱۳ ار [illegible] تک مل سکتی ہے۔

مشتہر

شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور

ضرورت

[illegible] اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر [illegible] درخواستیں آنی چاہئیں

مشتہر

[illegible] منڈی لاہور

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن طلاکی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولیوں کی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول [illegible]

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی گولیاں ہیں جو فولاد۔ چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible]

سومیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ دردکمر۔ جریان وغیرہ دفعہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلیے اکسیر اعظم ہے جو صاحب جوش جوانی اور بچپن میں جو ہر انسانی کو ضایع کر کے پچھتا رہے ہوں انکے لیے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگنے ہی چاول کی کہا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور [illegible] کے بعد [illegible] کہا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مواد خون پیدا کرتی ہے بوڑھوں کیلیے عصائے پیری نوجوانوں کی سچی ہمدم کی محافظ و رفیق ہے قیمت فی [illegible] معہ محصول ڈاک بغربا سے [illegible]

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ ابصارت ہے قیمت [illegible]

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے خون کا گندہ ہونا اصلی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے آتشک۔ گنٹھیہ پھنسی پھوڑے بھگندر۔ بیماریاں۔ وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کا نتیجہ ہوتی ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنیکیلیے جوہر عشبہ سے بڑھکر کوئی دوا نہیں قیمت [illegible] معہ محصول

المشتہر **پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر**